فکر و نظر............ اسلام آباد		جلد: ۴۸		شمارہ: ۳

نام کتاب	:	سوانح حیات امام مسلم اور ان کی حدیثی خدمات

مصنف	:	ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان

مترجم	:	پیرزادہ مفتی شمس الدین نور

ناشر	:	مکتبہ النور، کراچی

صفحات	:	۳۹۷ صفحات

قیمت	:	مذکور نہیں

تبصرہ نگار	:	سہیل حسن•

محدثین کرام وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کے روز و شب نبی کریم ﷺ کے الفاظ و افعال بیان کرنے میں صرف ہوتے ہیں۔ ان کے حالات کا علم بھی انتہائی مبارک اور دل نشین علم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مصنفین کی بڑی تعداد نے محدثین کرام کے حالات پر انتہائی وقیع اور مستند کتابیں تحریر کی ہیں، عربی زبان میں بے شمار کتابیں ملتی ہیں، لیکن اُردو زبان کا دامن اس قسم کی کتابوں سے خالی ملتا ہے، چند کتابیں اس موضوع پر موجود ہیں، جس میں تقی الدین ندوی صاحب اور ارشاد الحق اثری صاحب کی کتابیں نمایاں ہیں۔

محدثین کے حالات کے ساتھ ساتھ ان کی مؤلفات میں ان کے منہج کا مطالعہ بھی انتہائی مفید ہوتا ہے، اور خصوصاً مدرسین حضرات جب ان کتابوں کی تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں، اس وقت ان محدثین کرام کے مناہج تالیف بھی بیان کر دیں تو طلباء کو اس کتاب کو سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ زیر نظر کتاب کا مقصد بھی یہی ہے تاکہ صحیح مسلم کو پڑھتے یا پڑھاتے ہوئے، امام مسلم کی شخصیت اور ان کا منہج سامنے آ جائے۔

یہ کتاب اصل میں عربی زبان میں لکھی گئی، اور اس کے مصنف ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان ہیں، لیکن ایک اور صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب ان کی تالیف ہے، یہ صاحب ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن طوالبہ ہیں جو کہ جامعہ یرموک اُردن میں مدرس ہیں، اور ان کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ کتاب ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو کہ طباعت سے پہلے کسی طرح ابوعبیدہ صاحب کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے اپنی تالیف کے طور پر طبع کروا لیا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے جال عنکبوت Internet

• ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ حدیث، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.	http://iri.iiu.edu.pk/

پر ملتقی اہل الحدیث کے صفحات ahlalhdeeth.com۔

جہاں تک ترجمے کا تعلق ہے، فاضل مترجم نے محنت سے ترجمہ کیا ہے، بعض عربی الفاظ کا اُردو میں استعمال گراں گزرتا ہے۔ مثلاً: ص ۹۹ صالحیت، ص ۲۰۲ مصیب، اور ص ۴۶ اشتغال جیسے الفاظ۔

ترجمہ کے حوالے سے عموماً دیکھا گیا ہے کہ اصل کتاب کی عبارت کا بامحاورہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اگر مترجم اس میں اضافہ یا تبصرہ شامل کرنا چاہتا ہے تو حاشیے میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے، لیکن اس کتاب میں فاضل مترجم نے اس اصول کا لحاظ رکھے بغیر اضافے کیے ہیں۔ بعض مقامات پر ''نور'' کہہ کر اپنی بات کو قوسین میں لکھ دیا ہے اور بعض مقامات پر یہ اضافہ بغیر کسی علامت کے کر دیا ہے، اس طریقے کے استعمال سے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کتاب ترجمہ شدہ ہے یا مترجم کی اپنی کتاب ہے۔

محدثین کرام جب اپنی گفتگو میں اہل الحدیث کہتے ہیں، تو اس سے مراد محدثین کرام ہوتے ہیں، یہ ایک مسلمہ اصول ہے جیسے اہل التفسیر، اہل الفقہ اور اہل الأصول کہا جاتا ہے۔ لیکن فاضل مترجم نے ضروری سمجھا کہ اس بات کی وضاحت کی جائے وہ لکھتے ہیں: ''یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں ''مسلک اہل حدیث'' سے ان اکابرین کی مراد موجودہ دور کے مسلک اہل حدیث والے قطعاً نہیں ہیں، کیوں کہ ان کا کل دین صرف آٹھ مسائل ہیں، ان میں بھی وہ تمام ائمہ صحاح ستہ، ائمہ اربعہ اور جمہور علماء سے خروج کیے ہوئے ہیں، لہذا امام مسلم جن کا مبارک دور تیسری صدی کا ہے، کا مسلک چودھویں صدی کے غرباء اہل حدیث والا مسلک کیونکر ہو سکتا ہے، حاشا وکلا۔(ص ۸۵) ایک علمی کتاب میں اس قسم کا تبصرہ کسی طور پر زیب نہیں دیتا، جس سے فرقہ واریت اور تعصب کی بُو آتی ہو، اور وسعت ظرفی کے بجائے تنگ نظری نمایاں ہو رہی ہو۔

ہمارے اسلاف میں دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی تحریروں میں ہمیشہ اپنا ذکر کرتے ہوئے انتہائی تواضع اور خاکساری سے کام لیا کرتے تھے، لیکن فاضل مترجم اس کے برعکس اکثر اپنی رائے کا اظہار ''راقم الحروف کے نزدیک'' کے آغاز سے کرتے ہیں جس سے تعلی اور برتری کا احساس ہوتا ہے۔ اہل علم کو اس قسم کے احساس سے بالاتر ہونا چاہیے۔

مترجم نے اس کتاب میں کثرت سے اضافے کیے ہیں، اس میں بھی اصول تحقیق کا خیال نہیں رکھا۔ وہ اپنے ایک اضافے میں امام بخاری کے بارے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کا وہ مقام نہیں ہے جو سمجھا جاتا ہے اور اس کے ثبوت میں تہذیب التہذیب سے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی براہِ راست اصل کتاب کے بجائے ایک ثانوی مصدر سے نقل کرتے ہوئے، اور

اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاری نے علی بن المدینی کی کتاب العلل بہانے سے حاصل کر کے نقل کروا لی اور اس سے وہ مختلف علل کے جوابات دیا کرتے تھے۔ یہ اقتباس نقل کرنے کے بعد فاضل مترجم لکھتے ہیں: ''اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امام بخاری کی علل حدیث میں اضافی معلومات ان کی انفرادی یا ذاتی خصوصیت نہیں بلکہ اپنے استاد علی بن المدینی کی معلومات اور ان کی کتاب العلل کی نقل کی رہین منت ہیں۔ (ص ۱۹۲)

اگر فاضل مترجم تہذیب التہذیب سے رجوع کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ حافظ ابن حجر نے اس واقعہ کی سختی سے تردید کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: مسلمہ بن قاسم کی یہ روایت میں نے صرف اس لیے نقل کی ہے تاکہ اس کا فاسد ہونا بیان کر سکوں، یہ قول کہ امام بخاری خلق قرآن کے قائل تھے، یہ بات مسلمہ سے پہلے کسی نے نہیں کہی، اور اس کا باطل ہونا پہلے بیان کر چکا ہوں، جہاں تک علی بن المدینی کا معاملہ ہے تو اس کا فساد ظاہر ہے بلکہ یہی کافی ہے کہ یہ واقعہ بغیر کسی سند کے بیان ہوا ہے اور جب علی ابن المدینی کا انتقال ہوا، امام بخاری اس وقت اپنے وطن میں تھے،علل ابن المدینی بے شمار لوگوں نے ان سے سنی تھی۔ اگر وہ اس کو دکھانے میں بخیل تھے تو کیسے لوگوں تک پہنچ گئی۔ (تہذیب التہذیب ۹/۵۵، دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن)۔

بعض الفاظ کا ترجمہ محل نظر ہے۔ص ۵۵ پر جائزہ کا ترجمہ کھانا کیا گیا ہے۔ جبکہ جائزہ سے مراد عطیہ، تحفہ کیا جاتا ہے۔ (دیکھیے النہایہ فی غریب الحدیث و الاثر ۱/۲۱۴)۔ ص ۹۳ پر تہذیب التہذیب کی عبارت اور ترجمے میں مطابقت نہیں ہے۔ ص ۲۹۹ پر منہج النقد عندالمحد ثین کا ترجمہ (محدثین کے ہاں راویان حدیث پر جواز نقد و جرح پر بحث) کیا گیا ہے جبکہ اس کتاب کا موضوع متن حدیث کا درایتی مطالعہ ہے۔

طباعت کا معیار مناسب ہے، طباعتی غلطیاں زیادہ نہیں ہیں۔ اس کے باوجود مذکورہ اخطاء کی تصویب کی ضرورت ہے۔ کتاب کا یہ حصہ امام مسلم کی شخصیت کے بارے میں ہے، فاضل مترجم کے قول کے مطابق دوسرا حصہ امام مسلم کے منہج کے بارے میں ہے۔ اُمید ہے کہ مترجم اپنا وعدہ پورا کریں گے تاکہ تشنگانِ علم کی پیاس بجھ سکے، لیکن میری درخواست ہے کہ اصل کتاب کا ہی ترجمہ کیا جائے، اس میں بلاضرورت اضافے نہ کیے جائیں۔